# نصابی کتابوں میں جنسی مساوات

# نصابی کتابوں میں جنسی مساوات

(اساتذہ کے لئے ہینڈ بک)

اوشا نائر

سروجنی بساریہ

طلعت عزیز

محمد یونس

نیشنل کونسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ

پہلی اشاعت
مارچ 1995 چیتر 1916

P.D. 5T - MRH

© نیشنل کونسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ، 1995

جملہ حقوق محفوظ

☐ ناشر کی پہلے سے اجازت حاصل کیے بغیر، اس کتاب کے کسی بھی حصے کو دوبارہ پیش کرنا، یادداشت کے ذریعے بازیافت کے سسٹم میں اس کو محفوظ کرنا یا برقیاتی، میکانیکی، فوٹو کاپینگ، ریکارڈنگ کے کسی بھی وسیلے سے اس کی ترسیل کرنا منع ہے۔

☐ اس کتاب کو اس شرط کے ساتھ فروخت کیا جا رہا ہے کہ اسے ناشر کی اجازت کے بغیر، اس شکل کے علاوہ جس میں کہ یہ چھاپی گئی ہے یعنی اس کی موجودہ جلد بندی اور سرورق میں تبدیلی کر کے، تجارت کے طور پر نہ تو مستعار دیا جا سکتا ہے، نہ دوبارہ فروخت کیا جا سکتا ہے، نہ کرایہ پر دیا جا سکتا ہے اور نہ ہی تلف کیا جا سکتا ہے۔

☐ کتاب کے صفحہ پر جو قیمت درج ہے وہ اس کتاب کی صحیح قیمت ہے۔ کوئی بھی نظر ثانی شدہ قیمت چاہے وہ ربر کی مہر کے ذریعے یا چیپی یا کسی اور ذریعے ظاہر کی جائے تو وہ غلط متصور ہوگی اور ناقابل قبول ہوگی۔

این سی ای آر ٹی کے پبلیکیشن ڈپارٹمنٹ کے دفاتر

| | | | |
|---|---|---|---|
| این سی ای آر ٹی کیمپس<br>سری اروندو مارگ<br>نئی دہلی - 110016 | سی۔ ڈبلو۔ سی۔ کیمپس<br>چتلاپکم، کرومپیٹ<br>مدراس - 600064 | نوجیون ٹرسٹ بھون<br>ڈاک گھر، نوجیون<br>احمد آباد - 380014 | سی۔ ڈبلو۔ سی۔ کیمپس<br>32، بی ٹی روڈ، سکھ چر<br>24 پرگنہ - 743179 |

اشاعتی ٹیم

سی۔ این۔ راؤ (ہیڈ پبلی کیشن ڈپارٹمنٹ)

پورن مل (چیف ایڈیٹر) — پربھاکر راؤ (چیف پروڈکشن آفیسر)
ڈاکٹر قیصر شمیم (ایڈیٹر) — سریش چند (پروڈکشن آفیسر)
پرویز شہریار (اسسٹنٹ ایڈیٹر) — محمد مسلم (اسسٹنٹ پروڈکشن آفیسر)
عبدالنعیم (پروڈکشن اسسٹنٹ)

(Nisabi Kitabon Men Jinsi Masawat)
(A handbook for teachers)

سکریٹری نیشنل کونسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ، سری اروندو مارگ، نئی دہلی 110016 نے انجم کمپوزنگ سینٹر 1958 چاندنی محل، دریا گنج، دہلی 110002 سے کمپوز کرا کر اور جے۔ کے۔ آفسیٹ پرنٹرس، دہلی 110006 میں چھپوا کر پبلی کیشن ڈپارٹمنٹ سے شائع کیا۔

# پیش لفظ

آئین ہند نے خواتین کو ہر طرح کی آسانیاں، حقوق اور فرائض، مردوں کے مساوی ہی نہیں، بلکہ کچھ تحفّظات بھی دیئے ہیں، جن کے ذریعہ مرکزی وصوبائی سرکاروں پر واضح کر دیا گیا ہے کہ جہاں ان کے حقوق کو پامال کیا جارہا ہو وہاں سرکار کو ان کے تحفظ کے لئے قانون بنانا چاہئے۔ اس طرح آزادی کے بعد ہندوستان میں بہت سارے ترقیاتی اقدام کئے گئے۔ پھر بھی یہ معلوم ہوا کہ لڑکیوں و خواتین کے پچھڑے پن میں کوئی خاص تبدیلی نہیں آئی، کیوں کہ اس کے لئے معاشرہ تیار نہیں ہے۔

پھر یہ سمجھ میں آیا کہ معاشرے میں تبدیلی کے لئے تعلیم ہی ایک موثر ذریعہ ہے۔ اس لئے 1986 میں قومی تعلیمی پالیسی میں اس بات پر زور دیا گیا کہ خواتین کو نہ صرف پڑھائی لکھائی میں برابر کا موقع دیا جائے بلکہ خواتین کی مساوات کے مدوں کو مرکزی درجہ پر رکھا جائے، جس سے تعلیمی،نصاب ان میں خود مختاری کا احساس پیدا کر سکے۔ اس کے لئے یہ سجھاؤ دیا گیا کہ تعلیمی نصاب کو ایک صحیح سمت دی جائے اور تعلیمی سرگرمیوں میں لگے ہوئے لوگ یعنی ٹیچرس، ٹیچر ایجوکیٹرس، پالیسی بنانے والے اور تعلیمی منتظمہ کو نئے تعلیمی اقدار سے متعلق ٹریننگ دی جائے۔ اس سجھاؤ کو ہندوستانی پارلیمنٹ کی منظوری بھی حاصل ہوئی، جس میں یہ کہا گیا کہ اس سجھاؤ کو عملی جامہ پہنایا جائے۔

این سی ای آر ٹی کے شعبہ برائے مطالعہ خواتین میں، فروری 1993 میں، ایک ورکشاپ میں، ٹیچرس کے لئے ایک ہینڈ بک تیار کی گئی جس میں مردوں اور عورتوں کی مساوات پر زور دیا گیا، جس کا حاصل عورتوں کی خودمختاری ہو۔ میں، شعبہ برائے مطالعہ خواتین کو مبارک باد دیتا ہوں کہ اس نے اس کام کے لئے ضروری قدم اٹھایا۔ میں ان شرکائے ورکشاپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنھوں نے اپنی گراں قدر رائے دے کر اس کام کو مکمل کیا۔

مجھے امید ہے کہ این سی ای آر ٹی کے شعبہ برائے مطالعہ خواتین کی اس

ہینڈ بک کا ہر جگہ استعمال کیا جائے گا اور اس کتاب کے ذریعہ جس تبدیلی کی توقع ہے اس سے متعلق نئے سجھاؤ ہمیں حاصل ہوتے رہیں گے۔

ڈاکٹر اے کے شرما
ڈائریکٹر
نیشنل کونسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ
نئی دہلی

# تعارف

ہمارا طرز تعلیم اگر ایک طرف سماجی نظام اور اس کے تصوّرات و روایات کا آئینہ دار ہوتا ہے تو دوسری طرف سماج میں تبدیلیاں لانے اور انسانی زندگی کو بہتر بنانے کا ایک ذریعہ بھی ہے۔ موجودہ عہد میں جب کہ ماضی کے بہت سے اقدار و عقائد دم توڑ رہے ہیں اور انسان ہر شعبہ زندگی میں ان زنجیروں کو توڑنے کی کوشش کر رہا ہے، جو اب تک اس کی شخصیت کی آزادانہ نشو و نما میں آڑے آتی رہی ہیں تو اس بات کی ضرورت کا سخت احساس ہوتا ہے کہ ہمارے طرز تعلیم میں اس سماجی حقیقت کی عکاسی ہو اور ساتھ ہی ساتھ، عصر حاضر میں انسانی حقوق کی جدوجہد میں وہ معاون بھی ثابت ہو۔ اس لئے لازم ہے کہ ہم اپنے نصاب تعلیم پر نظر ثانی کر کے ایسے نظام کی تشکیل کریں جن کی مدد سے بچوں میں ایک نئے سماجی شعور کو فروغ دینے کے لئے سازگار ذہنی و نفسیاتی فضا پیدا ہو۔

ادب میں ہمارے جذبات و احساسات کو متاثر کرنے کی زبردست قوت ہوتی ہے اور ادب کی تعلیم، فکر و تخیل کی نئی سمتوں سے آشنا کرنے میں بہت اہم حصّہ لے سکتی ہے۔ چنانچہ زبان و ادب کے نصابات کو ایک نیا رخ دینے کی خاص طور سے ضرورت ہے۔

ہمارے سماج میں انسانی حقوق کی جد و جہد کا ایک پہلو عورتوں کے لئے مردوں کے برابر رتبہ حاصل کرنا ہے۔ اب تک زندگی کے مختلف شعبوں میں فرائض کی تقسیم اور گھر کے اندر اور گھر کے باہر کچھ اس طرح رہی ہے کہ عورتوں کی حیثیت کم تر اور مرد کی نجی ملکیت کی سی ہوگئی ہے۔ یہ روایتی سماجی حیثیت اس کی شخصیت کی آزادانہ نشو و نما میں حائل رہی ہے۔ مگر ان رکاوٹوں کے باوجود انسانی تاریخ کے ہر دور میں اور زندگی کے ہر میدان میں عورتوں نے شاندار کارنامے انجام دیئے ہیں، جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ وہ صنف، جنس کے لحاظ سے کسی طرح بھی مرد سے کم تر نہیں۔ آج سائنس اور ٹکنالوجی نے ایسے ذرائع فراہم کر دیئے ہیں کہ عورتیں مردوں کی طرح ہی مختلف صنعتوں اور پیشوں میں حصّہ لے سکتی ہیں۔ مگر اس حقیقت کو

عام زندگی میں عملی طور پر قبول کرنا آسان نہیں۔ آج ساری دنیا میں عورتوں کے حقوق کے لئے جد و جہد ہو رہی ہے۔ ہمارے ملک میں جہاں تہذیبی اور معاشی سطح پر عورتوں کو اپنی صلاحیتوں کو بروئے کار لانے کا خاطر خواہ موقع ابھی تک نہیں مل سکا' اس کی ضرورت ہے کہ ہم اپنے نصاب تعلیم میں عورت کی اس حیثیت پر زور دینے کی کوشش کریں' جو اسے سماج میں ملنی چاہئے اور جس سے ابھی تک نظریں چرائی گئی ہیں۔ سماج کا جو حصّہ بھی انسانی حقوق سے محروم ہے اسے اس کے حقوق دلانے کی جد و جہد سب انسانوں کی مشترکہ جد و جہد ہے۔ عورتوں کے حقوق کا مسئلہ بھی عام انسانی حقوق کا مسئلہ ہے۔ چنانچہ زبان و ادب کے اساتذہ کا فرض ہے کہ وہ ان مقاصد کے تحت مرتب ہونے والے نصاب کو اپنے طالب علموں کے سامنے اس طرح پیش کریں کہ ان کے ذہن و کردار عورتوں سے متعلق فرسودہ اثرات اور ان تعصبات سے آزاد ہوں جو موجودہ ماحول کے اثر سے ان کے رگ وپے میں سرایت کر گئے ہیں۔ وہ اپنی عام زندگی میں عورتوں اور مردوں کے رتبے میں محض ان کی جنس کی بنا پر تفریق نہ کریں۔ یہ بات طالب علموں کے ذہن نشیں کرانا لازم ہے کہ مرد اور عورت ایک دوسرے کے حریف اور مدمقابل نہیں بلکہ معاون اور انسانی زندگی کے مختلف شعبوں میں برابر کے حصّہ دار ہیں اور سماج میں کم تری اور برتری کا معیار جنس نہیں۔

(پروفیسر او شانائر)

# اہم نظریے

1۔ نصاب تعلیم میں، امور خانہ داری کو، صرف عورت کی ذمہ داری کے بجائے تمام افراد خاندان کی ذمہ داری کے طور پر پیش کیا جائے۔

2۔ کام کے وقار کا مجموعی احساس دلایا جائے تاکہ گھر کے اندر اور گھر کے باہر کے کاموں کی اہمیت کو مرد و عورت یکساں طور پر تسلیم کرسکیں۔

3۔ اس روایتی تصوّر کو رد کیا جائے کہ زندگی کے ہر شعبے میں اور ہر منزل پر عورت، مرد کی دست نگر ہے۔ یعنی اس پر زور دیا جائے کہ گھر کے اندر اور گھر کے باہر دونوں قسم کے کاموں کی ذمہ داری مرد اور عورت دونوں پر عائد ہوتی ہے۔

4۔ زندگی کے ہر شعبے میں مساوی حقوق اور مواقع کی فراہمی کا مطلب یہ سمجھا جائے کہ قومی تعمیری کاموں میں حصّہ لینا ہر فرد کی ذمہ داری ہے۔

5۔ عورت کو یہ احساس ہونا چاہئے کہ وہ اپنے حقوق کے شعور کے ذریعہ اور اپنی صلاحیتوں کو بروئے کار لاکر ہی شخصی آسودگی حاصل کرسکتی ہے۔

6۔ اس بات پر زور دینا چاہئے کہ خاندانی مسائل سے لے کر سماجی معاملات تک تمام فیصلے عورت اور مرد کی مشترکہ رائے سے ہونے چاہئیں۔

7۔ شادی بیاہ کے ایسے تمام رواجوں کے خلاف باقاعدہ تعلیمی مہم چلانی چاہئے جن سے انسان کی توہین ہوتی ہے۔ مثلاً جہیز، تلک اور دلہنوں کی خرید و فروخت وغیرہ کی رسمیں۔

8۔ عورت کو کسی حال میں دولت و خوشحالی کی نمائش کا ذریعہ نہیں بننا چاہئے۔ لہٰذا نمائشی اخراجات کی اہمیت کو رد کر کے ضروری اور مناسب اخراجات کی اہمیت کو واضح کیا جائے۔

9۔ عورت میں خود داری، خود اعتمادی اور خود نگہداری کا احساس پیدا کرنے کے لئے ضروری ہے کہ اس کو، جنس کی علامت کی حیثیت سے پیش کرنے کے بجائے، اس کی انفرادی حیثیت کو تسلیم کیا جائے۔

# برائے تدریس زبان

## بنیادی اقدار و مقاصد

1۔ اسکولوں میں پڑھائی جانے والی درسی اور ضمنی کتابوں کا اس نقطہ نظر سے از سر نو جائزہ لیا جائے کہ جہاں عورت کے مرتبے کو کمتر دکھایا گیا ہے' ان اسباق و مضامین وغیرہ کو نصاب سے خارج کیا جائے۔

2۔ ان کتابوں میں ایسی عورتوں کی سوانح حیات اور کارناموں کو خاص طور پر شامل کیا جائے جنہیں زندگی کے مختلف شعبوں مثلاً سائنس' ٹکنالوجی' تہذیبی اور سیاسی سرگرمیوں' تحریک آزادی' سماجی فلاح' کھیل کے میدان وغیرہ میں امتیازی حیثیت حاصل ہو۔

3۔ ایسے تمام تصوّرات و عقائد کو رد کیا جائے جن سے عورت، محکوم اور کمتر ثابت ہوتی ہے اور دیہاتوں میں کام کرنے والی عورتوں کی زندگی کی حقیقتوں کی عکاسی کی جائے۔

4۔ زندگی کی مختلف سطحوں پر عورتوں کو جو قانونی حقوق حاصل ہیں ان کا شعور پیدا کیا جائے۔

5۔ عورتوں کی ادبی و شعری تخلیقات کو نمایاں طور پر پیش کیا جائے۔

6۔ ایسی تمام تحریکات اور انجمنوں کی کاوشوں کو نمایاں کیا جائے جنھوں نے عورتوں کو ان کا صحیح رتبہ دلانے کی طرف توجہ دی ہے۔ مثلاً آل انڈیا ومنیز کانفرنس' فیڈریشن آف انڈین ویمن' حق رائے دہندگی کی تحریک وغیرہ۔

7۔ اس بات کا خیال رکھا جائے کہ آج کے دور میں عورت کا صحیح مرتبہ متعین کرنے کا مطلب عورت و مرد کا باہمی تصادم اور تقابل نہیں ہے' بلکہ مرد و عورت کا تعاون و احترام باہمی ہے۔

8۔ عورت کو ایک الگ اکائی کی حیثیت سے نہیں' بلکہ حیاتِ انسانی کے کلّی سیاق و سباق میں دیکھا جائے۔

# ابتدائی درجے

## ضروری رویے

1۔ مرد عورت کی برابری کا رویہ۔

2۔ عورت کی عزت کا احساس۔

3۔ عورت کی صلاحیتوں کا اعتراف۔

4۔ گھریلو کاموں کو گھر کے ہر فرد کی ذمہ داری سمجھنے کا رویہ۔

5۔ اپنا کام خود کرنے کا رویہ۔

**عورتوں سے وابستہ وہ منفی رویے جن کی تردید نصاب اور طریقہ تعلیم سے کرنا ضروری ہے۔**

1۔ عورت کو ذہنی اور جسمانی طور پر کمزور سمجھنے کا رویہ۔

2۔ عورت کو دست نگر سمجھنے کا رویہ۔

3۔ عورت کو حفاظت کی چیز سمجھنے کا رویہ۔

## معاون نصابی سرگرمیاں

1۔ جماعت کے کاموں، تفریحی مشغلوں اور تہذیبی سرگرمیوں میں لڑکے لڑکیوں کی شمولیت پر اصرار

2۔ لڑکوں اور لڑکیوں کی یکساں ہمت افزائی۔

3۔ کھیل، کہانیاں، نظمیں، موسیقی، بچوں کے چھوٹے چھوٹے ڈرامے، ڈرائنگ وغیرہ، معاون نصابی سرگرمیوں میں شعوری طور پر لڑکوں اور لڑکیوں دونوں کو شامل کرنا۔ دونوں کی صلاحیتوں کا اندازہ لگا کر، دونوں کی ہمت افزائی کرنا، ان کی نشو و نما میں مدد دینا۔

# مڈل درجے

## ضروری رویّے

1۔ عورت کے کارناموں کا اعتراف۔

2۔ عورت کی صلاحیتوں کا اعتراف۔

3۔ عورت کی طرف دوستانہ و ہمدردانہ رویہ۔

4۔ تعمیری کاموں میں عورت کی شمولیت کو قبول کرنا۔

5۔ عورتوں بالخصوص دیہاتی عورتوں کی طرف رومانوی کے بجائے حقیقت پسندانہ رویہ۔

6۔ مرد اور عورت کے درمیان باہمی مفاہمت کا رویّہ۔

## عورتوں سے وابستہ وہ منفی رویے جن کی تردید نصاب اور طریقہ تعلیم سے کرنا ضروری ہے۔

1۔ عورتوں کی زندگی کو گھر تک محدود رکھنے کا رویّہ۔

2۔ عورت کو جھگڑے کی بنیاد سمجھنا۔

3۔ عورت کی طرف تضحیک آمیز رویّہ۔

4۔ عورت کو دست نگر سمجھنا۔

5۔ عورت کو محکوم سمجھنا۔

## معاون نصابی سرگرمیاں

1۔ معاون نصابی سرگرمیوں مثلاً تقریری مقابلے، تحریری مقابلے، ڈرامے، کہانیاں، نظمیں، سیر و سیاحت، بیت بازی، ٹیبلو میں لڑکوں اور لڑکیوں کی یکساں شمولیت کی حوصلہ افزائی اور

اس کے مواقع فراہم کرنا۔

2۔ ان سرگرمیوں کے ذریعے لڑکوں اور لڑکیوں دونوں کی انفرادی صلاحیتوں کا اندازہ لگا کر ان کی تربیت کی شعوری کوشش کرنا اور دونوں کی شخصی نشو و نما میں بھرپور مدد دینا۔

3۔ جسمانی صحت اور تربیت کے لئے کھیل کود میں مشترکہ شمولیت پر زور دینا۔

4۔ لڑکوں اور لڑکیوں کو مشترکہ ذمہ داری قبول کرنے دینا تاکہ مل جل کر کام کرنے کی عادت پیدا ہو۔

5۔ ایجوکیشنل ٹکنالوجی بالخصوص ریڈیو، ٹیلی ویژن وغیرہ پر باقاعدہ پروگرام پیش کرکے ان مقاصد کے حصول کی کوشش کرنا۔

# ثانوی درجہ

## ضروری رویّے

1۔ عورت کے کام کرنے کی آزادی کے حق کو تسلیم کرنا۔

2۔ عورت کی قوت فیصلہ پر اعتماد۔

3۔ عورت کے حقوق کی طرف ذمہ دارانہ رویّہ۔

4۔ عورت کو بحیثیت انسان وقعت دینے کا رویّہ۔

5۔ عورت کی تخلیقی قوت کو تسلیم کرنا۔

6۔ مرد و عورت کے باہمی تعاون کا رویّہ۔

7۔ بحیثیت فرد کے عورت کی حیثیت کو تسلیم کرنا۔

8۔ تعمیری کاموں میں عورت کی شمولیت کو قبول کرنا۔

9۔ عورتوں بالخصوص دیہاتی عورتوں کی طرف رومانوی کے بجائے حقیقت پسندانہ رویّہ۔

عورتوں سے وابستہ وہ منفی رویے جن کی تردید نصاب اور طریقہ تعلیم سے کرنا ضروری ہے۔

1۔ عورت کو جھگڑے کی بنیاد سمجھنا۔

2۔ عورت کے لئے تضحیک آمیز رویہ۔

3۔ عورت کو محض جنسی آسودگی کا ذریعہ سمجھنا۔

4۔ عورت کو محض ذریعہ نمائش سمجھنا۔

5۔ عورت کو محض ایک شے سمجھنا۔

6۔ عورت کو معشوق محض سمجھنا۔

7۔ عورت کو محض افزائش نسل کا ذریعہ سمجھنا۔

8۔ عورت کی طرف مربیانہ اور حاکمانہ رویہ۔
9۔ افزائش نسل کو عورت کا تخلیقی منصب سمجھ کر اس کا احترام نہ کرنا۔
10۔ عورت کو اپنی زندگی کے بارے میں فیصلہ کرنے کی آزادی نہ دینا۔

## معاون نصابی سرگرمیاں

1۔ مخلوط طریقہ تعلیم پر اصرار
2۔ جماعت اور جماعت سے باہر کے کاموں، تہذیبی سرگرمیوں، تفریحی مشغلوں، تخلیقی، سماجی اور فلاحی کاموں میں لڑکوں اور لڑکیوں دونوں کو یکساں مواقع فراہم کرنا اور دونوں کو دعوت عمل دینا۔
3۔ مندرجہ بالا مشاغل کے ذریعے نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں کے صحت مند باہمی رشتوں اور شخصی روابط کے لئے سازگار ماحول پیدا کرنا اور ان کے ذہنوں میں ہر دو جنس کے لئے احترام پیدا کرنا۔
4۔ ان سرگرمیوں کے ذریعہ نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں دونوں کی انفرادی صلاحیتوں کی تربیت کی شعوری کوشش کرنا اور دونوں کے شخصی نشو و نما میں بھرپور مدد دینا۔
5۔ لڑکوں اور لڑکیوں کو عملی کاموں میں مشترکہ ذمہ داری قبول کرنے کی دعوت دینا اور اس کے لئے ان کو ذہنی تربیت دینا۔
6۔ مستقبل کے لئے راہ عمل اور انتخاب پیشہ کے تعین کے لئے بلا تفریق جنس اور بہ لحاظ صلاحیت رہنمائی کرنا۔
7۔ جنس کے متعلق سائنٹفک نظریہ پیدا کرنا اور اس کے لئے سازگار ماحول اور ضروری معلومات فراہم کرنا اور فرسودہ رویوں اور گمراہ کن نظریات کی تردید کرنا۔
8۔ ایجوکیشنل ٹکنالوجی کے، اس سمت میں مناسب استعمال پر زور دینا، بالخصوص ریڈیو، ٹیلی ویژن پر اس نوع کے پروگرام پیش کرنا جن سے یہ مقاصد حاصل ہوں۔

# زبان کی تعلیم میں کم از کم صلاحیتوں کا بیان

| صلاحیتیں | پہلی جماعت | دوسری جماعت | تیسری جماعت | چوتھی جماعت | پانچویں جماعت |
|---|---|---|---|---|---|
| 1- سننا | مانوس آسان کہانیاں اور نظمیں سن کر سمجھ سکیں۔ | غیرمانوس آسان کہانیاں اور نظمیں سن کر سمجھ سکیں۔ | بیان، وضاحت، پہیلیاں اور تشبیہات سن کر سمجھ سکیں۔ | مانوس ماحول میں آسان تقاریر (تقریر) سمجھ سکیں۔ | اسکولی مقابلوں اور دوسری سرگرمیوں میں ہونے والے ڈرامے، مباحثے اور نظموں کو سن کر سمجھ سکیں۔ |
| | مانوس ماحول میں ہونے والی گفتگو سمجھ سکیں۔ | مانوس ماحول میں ہونے والی گفتگو سمجھ سکیں۔ | غیرمانوس ماحول میں ہونے والی گفتگو سمجھ سکیں۔ | غیرمانوس ماحول میں ہونے والی گفتگو سمجھ سکیں۔ | غیرمانوس ماحول میں ہونے والی گفتگو اور مباحثے سمجھ سکیں۔ |
| | مانوس ماحول میں آسان زبان میں دی گئی ہدایات اور گزارش سمجھ سکیں۔ | مانوس ماحول میں آسان زبان میں دی گئی ہدایات، گزارش اور سوال سمجھ سکیں۔ | کھیل کود، ڈرامہ اور عام سرگرمیوں کے لئے دی جانے والی زبانی ہدایات سمجھ سکیں۔ | عام سرگرمیوں کے لئے دی جانے والی زبانی تفصیلی ہدایات سمجھ سکیں۔ | اجتماعی کارکردگی کے لئے دی گئی ہدایات سمجھ سکیں۔ |

## 2- بولنا

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| آسان جملے صحیح طور پر دہرا سکیں۔ | زبان کی تمام آوازیں (حرف) صحیح تلفظ کے ساتھ ادا کر سکیں۔ | صحیح تلفظ کے ساتھ بول سکیں۔ | بغیر اٹکتے ہوئے بول سکیں۔ روانی سے بول سکیں۔ | فطری روانی سے بول سکیں۔ |
| آسان نظمیں اور گانے انفرادی اور اجتماعی طور پر اداؤں کے ساتھ گا سکیں۔ | نظمیں اور گانے انفرادی اور اجتماعی طور پر گا سکیں۔ | چھوٹی چھوٹی کہانیاں الفاظ کے مناسب اتار چڑھاؤ اور اداؤں کے ساتھ سنا سکیں۔ | نظم روانی سے ادا کر سکیں۔ | مانوس آسان موضوعات پر بول سکیں۔ |
| آسان سوالات (جن کے جواب ہاں یا نہیں میں ہوں) کے جواب دے سکیں۔ | آسان سوالوں کے مکمل جواب چھوٹے جملوں میں ادا کر سکیں۔ | مانوس چیزوں کو بیان کر سکیں۔ | غیر مانوس چیزوں کو بیان کر سکیں۔ | حالات اور واقعات بیان کر سکیں۔ |
| آسان سوال پوچھ سکیں۔ | مانوس چیزوں کے بارے میں معلومات حاصل کر سکیں۔ | زیادہ پیچیدہ سوال کر سکیں۔ | جماعت میں ہونے والے آسان مباحثوں میں حصّہ لے سکیں۔ | ڈرامہ اور مباحثوں میں حصّہ لے سکیں۔ سرگرمیوں میں رسمی اعلان کر سکیں۔ |

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| 3۔ پڑھنا | انفرادی طور پر اور الفاظ میں حرفوں کی پہچان کر سکیں۔ | غیر ترتیبی الفاظ پہچان کر پڑھ سکیں۔ | سڑکوں اور بازاروں میں اشتہارات اور نوٹس بورڈ پر لگے نوٹس پڑھ سکیں۔ | اشتہاری کہانیاں اور پوسٹر پڑھ سکیں۔ | چارٹ اور نقشہ پڑھ سکیں۔ |
| | تختہ سیاہ اور فلیش کارڈ پر لکھے ہوئے واضح اور صاف ہاتھ سے لکھے یا چھپے ہوئے حروف اور الفاظ پڑھ سکیں۔ | باریک اور کشادہ چھپائی پڑھ سکیں۔ | دوسرے بچوں کی تحریر پڑھ سکیں۔ | ہاتھ سے لکھے ہوئے خط پڑھ سکیں۔ | ہاتھ سے لکھی ہوئی خوشخط اور چھپی ہوئی عبارت پڑھ سکیں۔ |
| | دو حرفی اور سہ حرفی مانوس الفاظ باآواز بلند پڑھ سکیں۔ | نظمیں گانے اور چھوٹی کہانیاں بلند آواز میں پڑھ سکیں۔ | بچوں کی کہانیاں اور دوسری کتابیں پڑھ سکیں۔ | بچوں کے رسالے پڑھ سکیں۔ | اخبارات اور دوسری چھپی ہوئی تحریریں پڑھ سکیں۔ |
| 4۔ لکھنا | حروف دیکھ کر لکھنا سیکھ جائیں۔ | الفاظ اور جملے نقل کر سکیں۔ | الفاظ اور حرف میں صحیح شکل اور فاصلہ پہچان سکیں۔ | صاف اور خوشخط لکھ سکیں۔ | الفاظ میں مناسب دوری کے ساتھ صحیح شکل میں لکھ سکیں۔ |
| | حروف اور آسان الفاظ کا املا لکھ سکیں۔ | مانوس الفاظ کا املا لکھ سکیں۔ | غیر مانوس الفاظ کا املا لکھ سکیں۔ | صحیح املا لکھ سکیں۔ | صحیح املا لکھ سکیں۔ |

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| | آسان الفاظ اور جملے لکھ سکیں۔ | آسان بیانیہ جملے لکھ سکیں۔ | آسان مضمون لکھ سکیں۔ | پیرگراف کی شکل میں آسان مضمون لکھ سکیں۔ | غیررسمی خط اور مضامین لکھ سکیں۔ |
| 5۔ خیالات کی تفہیم | زبانی عبارت کی آسان معلومات یاد رکھ سکیں، دہرا سکیں۔ | زبانی یا تحریری عبارت میں واقعات کے تسلسل کو دہرا سکیں۔ | زبانی اور تحریری عبارت میں اہم اشارہ کی نشاندہی کرسکیں۔ | زبانی اور تحریری عبارت میں دیئے گئے اہم واقعات اور خیالات میں رابطہ ر واسطہ بنا سکیں۔ | زبانی اور تحریری عبارت میں دی گئی معلومات سے نتیجہ اخذ کرسکیں۔ |
| | عبارت سننے کے بعد کون؟ کب؟ اور کہاں؟ کے جواب دے سکیں۔ | عبارت سننے کے بعد کیا؟ اور کیسے؟ کے جوابات دے سکیں۔ | عبارت سننے یا پڑھنے کے بعد کیوں؟ کے جواب دے سکیں۔ | عبارت سننے یا پڑھنے کے بعد۔ چونکہ .... اس لئے... کے جواب دے سکیں۔ | عبارت سننے اور پڑھنے کے بعد اگر... تو، اگر نہیں تو جیسے سوال جواب کرسکیں۔ |

| جماعت | صلاحیت | خاص مقاصد | اہم قدریں | طریقۂ کار | |
|---|---|---|---|---|---|
| | | | | اندرونِ مدرسہ | بیرونِ مدرسہ |
| پہلی، دوسری | سُننا | مانوس اور غیرمانوس آسان کہانیاں اور نظمیں سن کر سمجھ سکیں۔ | لڑکے اور لڑکیاں مل جل کر کام کرسکتے ہیں۔ امور خانہ داری مرد اور عورت دونوں کی ذمہ داری ہے۔ | ایسی کہانیاں اور نظمیں بچوں کو سنائی جائیں جن میں مل جل کر کام کرنے کو اہمیت دی گئی ہو۔ ایسی تصویری کہانیاں دکھائی اور سنائی جائیں جن | اساتذہ والدین کو ہدایت دیں کہ گھر میں بچوں کو کہانی سناتے وقت ایسی کہانیوں سے پرہیز کریں جن میں لڑکوں کو اہم اور بہادر بتایا گیا ہو اور |

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| | | لڑکے اور لڑکیوں میں برابری کا احساس پیدا ہوسکے۔ | میں لڑکے اور لڑکیاں غیرروایتی کام کرتے ہوئے دکھائی دیں مثلاً لڑکے گڑیوں سے کھیلتے ہوئے اور لڑکی کرکٹ یا فٹ بال سے کھیلتی ہوئی یا لڑکے کھانا پکاتے ہوئے یا برتن دھوتے ہوئے۔ | لڑکیوں کو کمزور اور بزدل۔ |
| | مانوس ماحول میں ہونے والی گفتگو سمجھ سکیں۔ | لڑکے اور لڑکیوں میں برابری کا احساس پیدا ہوسکے۔ | اساتذہ جماعت میں سوال کرتے وقت یا کھیلتے وقت بچوں کی ذہنی اور جسمانی صلاحیت کو مدنظر رکھیں لڑکے اور لڑکیوں سے برابر کا سلوک رکھیں۔ کھیل کود میں لڑکے اور لڑکیوں دونوں کو شامل کریں۔ بچوں کو ہدایات دیتے وقت اس بات کا خاص خیال رکھیں کہ لڑکیوں میں احساس کمتری پیدا نہ ہو۔ | سیر و تفریح کے لئے بچوں کو باہر لے جایا جائے اور لڑکے اور لڑکیوں کو ساتھ کھیلنے اور کھانے کی ترغیب دی جائے۔<br>والدین کو خاص ہدایت کی جائے کہ وہ گھر کے کاموں میں بچوں کو ان کی صلاحیت کے حساب سے شامل کریں۔ لڑکیوں کی بھی ہمت افزائی کریں اور ان کی طرف اپنا رویہ دوستانہ اور مشفقانہ رکھیں۔ |
| تیسری سے پانچویں | تقاریر، مباحثہ اور زبان سن کر سمجھ سکیں۔<br>پہیلیاں، تشبیہات اور | عورتوں کی صلاحیتوں اور کارناموں کا اعتراف کرسکیں۔ مرد عورت کے | ایسے مباحثے اور تقاریر کروائی جائیں جن میں عورتوں کی صلاحیتوں کا اعتراف ہو۔ ان عورتوں کے | اسکولی مقابلوں میں لڑکیوں کی شرکت بڑھائی جائے۔ تقریری مقابلوں کے لئے لڑکیوں کو نامزد کیا جائے اور |

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| | | استعارات کے معنی سمجھ سکیں۔ | درمیان باہمی مفاہمت کا رویہ اختیار کرسکیں۔ | کارنامے بیان کئے جائیں جنہوں نے سائنس، ٹیکنالوجی اور دوسرے شعبوں میں اہم مقام حاصل کیا ہو۔ تشبیہات اور استعارات استعمال کرتے وقت اس بات کا خیال رکھا جائے کہ وہ عورت کی اہمیت اور انفرادیت کو کم نہ کریں۔ ڈرامے اور تقریری مقابلے کرائے جائیں۔ | شرکت کے لئے ان کی ہمت افزائی کی جائے۔ |
| | | کھیل کود، ڈرامہ اور دوسری سرگرمیوں میں دی جانے والی زبانی ہدایات سمجھ سکیں۔ | عورتوں کی صلاحیت اور کارناموں کا اعتراف کرسکیں۔ عورت اور مرد کے لئے مساوی حقوق اور مواقع کی فراہمی۔ | اسکول میں ڈرامے اور دوسری اجتماعی سرگرمیاں منعقد کی جائیں۔ ذہنی اور جسمانی صلاحیتوں کے مطابق کام کی تقسیم کی جائے اور ہدایات دی جائیں۔ لڑکیوں کو اہم کام اور ذمہ داریاں دی جائیں۔ | گھر میں بچوں کی ذہنی اور جسمانی صلاحیت کے مطابق کام کرنے کا موقع دیا جائے۔ لڑکیوں کو کھیلنے کودنے اور اپنی مرضی سے وقت گزارنے کا موقع دیا جائے۔ |
| پہلی، دوسری | سننا | صحیح تلفظ میں آسان جملے ادا کرسکیں۔ انفرادی اور اجتماعی طور پر | اپنا کام خود کرنے کا رویہ پیدا کیا جاسکے۔ لڑکیوں میں خود اعتمادی کا | لڑکے اور لڑکیوں کو ساتھ کھیلنے اور پڑھنے کا موقع دیا جائے۔ انفرادی اور اجتماعی نظمیں اور گانے یاد کرائے | بچوں کو چڑیا گھر اور پکنک پر لے جایا جائے۔ آس پاس کے ماحول، جانوروں، پرندوں کی حرکات اور آواز |

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| | نظمیں اور گانے گا سکیں۔ | احساس پیدا کیا جائے۔ مساوی حقوق اور مواقع کی فراہمی۔ | جائیں۔ اجتماعی نظموں میں لڑکے اور لڑکیاں مل جل کر گائیں۔ لڑکیوں کو اسٹیج پر انفرادی اور اجتماعی طور پر گانے کا موقع دیا جائے۔لڑکیوں اور لڑکوں سے کہانیاں سنی جائیں۔ | بیان کرنے کا موقع دیا جائے۔ بچوں سے کہانیاں سنی جائیں۔ |
| | سوال پوچھنے اور جواب دینے کی صلاحیت پیدا ہوسکے۔ | مساوی حقوق اور مواقع کی فراہمی۔ | جماعت میں ایسی تصویروں کی نمائش کی جائے جس کے بارے میں بچے سوال کرسکیں یا جن کو سمجھا سکیں۔ کویز مقابلے منعقد کرائے جائیں۔ | والدین کو ہدایت کی جائے کہ وہ بچوں کے سوال پوچھنے کی صلاحیت کو برقرار رکھیں۔ بچوں کے سوالوں کے مناسب اور صحیح جواب دیں۔ لڑکیوں کے سوالوں کے بھی تسلی بخش جواب دیں۔ |
| تیسری سے پانچویں | روانی سے بولنے اور بیان کرنے کی صلاحیت پیدا ہوسکے۔ | مساوی حقوق اور مواقع کی فراہمی۔ | کہانیاں اور مضامین پڑھنے کے لئے دیئے جائیں اور نفس مضمون بیان کرنے کا موقع دیا جائے۔ | تفریحی سرگرمیوں کے بعد اپنے تاثرات بیان کرنے کا موقع دیا جائے۔ |
| | پیچیدہ سوالات پوچھنے کی عادت بن سکے۔ | لڑکیوں میں خود اعتمادی کا احساس پیدا کیا جاسکے۔ | مباحثے، تقریری مقابلے اور ڈرامے کروائے جائیں۔ | تفریحی سرگرمیوں کے بعد اپنے تاثرات بیان کرنے کا موقع دیا جائے۔ |

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| پہلی، دوسری | پڑھنا | دو حرفی اور سہ حرفی الفاظ بلند آواز میں پڑھ سکیں۔ کشادہ اور صاف لکھائی میں کہانیاں اور نظمیں پڑھ سکیں۔ | لڑکیوں میں خود اعتمادی کا احساس پیدا ہوسکے۔ عورتوں اور لڑکیوں کی صلاحیتوں کا اعتراف کیا جاسکے۔ | تعلیمی تاش اور فلیش کارڈ کی مدد سے دو حرفی اور سہ حرفی الفاظ بنانے اور بلند آواز میں پڑھنے کا موقع دیا جائے۔ لڑکیوں سے جماعت میں باآواز بلند کہانیاں اور نظمیں پڑھوانا۔ ایسی کہانیاں اور نظمیں پڑھوائی جائیں جن میں عورتوں کی صلاحیتیں بیان کی گئی ہوں۔ | فلیش کارڈ اور تعلیمی تاش کی مدد سے والدین الفاظ بنانے کا کھیل بچوں کے ساتھ کھیلیں۔ گھر پر درسی اور غیردرسی کتابیں، رسالہ، کہانیاں لڑکیوں سے سنی جائیں۔ |
| تیسری سے پانچویں | | اشتہارات، تصویری کہانیاں، رسالے اور کہانیاں پڑھنے کی صلاحیت پیدا ہوجائے۔ چارٹ، نقشہ، ہاتھ کی تحریر اور خط وغیرہ پڑھ سکیں۔ | لڑکیوں کی صلاحیتوں کا اعتراف کیا جاسکے۔ لڑکیوں میں خود اعتمادی کا جذبہ پیدا کیا جاسکے۔ | جماعت میں چارٹ، تصویری کہانیاں اور نقشے لگائے جائیں۔ اقوال زریں میں ایسی باتیں لکھ کر جماعت میں لگائی جائیں جن میں لڑکیوں کی ہمت افزائی اور عزت افزائی ہوسکے۔ نمایاں عورتوں کی زندگی کے اہم واقعات چارٹ کی شکل میں لگائے جائیں۔ ڈرامے اور کہانیاں پڑھوائی جائیں۔ | سیرو سیاحت یا دوسرے تفریحی مقامات پر لے جاتے وقت بچوں کو راستہ میں اشتہارات کی سرخیاں پڑھنے پر اکسایا جائے۔ والدین بچوں سے خط پڑھوانے کی کوشش کریں۔ |
| پہلی، دوسری | لکھنا | حروف اور آسان الفاظ دیکھ کر املا لکھ سکیں۔ | اپنا کام خود کرنے کا رویہ پیدا کیا جائے۔ | خوشخط لکھنے کی ترغیب دی جائے بچوں سے فلیش کارڈ بنوائے جائیں۔ | گھر پر لکھنے کی مشق کرنے کے لئے لڑکیوں کی ہمت افزائی کی جائے۔ |

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| | | آسان جملے لکھ سکیں۔ | | | |
| تیسری سے پانچویں | | صاف اور صحیح لکھنا سیکھ جائیں۔ املا خوشخط لکھ سکیں۔<br>پیراگراف کی شکل میں مضمون اور خط لکھ سکیں۔ | عورتوں کی عزت کا احساس اور صلاحیتوں کا اعتراف کیا جاسکے۔<br>لڑکیوں میں خود اعتمادی کا جذبہ پیدا ہوسکے۔<br>امور خانہ داری میں مرد اور عورت کی مساوی ذمہ داری سمجھ سکیں۔ | ایسے مضامین لکھوائے جائیں جن میں لڑکیاں اور لڑکے روایتی کردار ادا کرتے ہوئے ہی دکھائی نہ دیں۔ (اگر میں راستہ بھول جاؤں ... اگر میں ٹرک ڈرائیور ہوتی... وغیر)<br>یا<br>ایک دن باورچی خانہ میں ....لڑکیوں اور لڑکوں کے لئے۔ایسے عنوانات پر چارٹ بنوائے جاسکتے ہیں۔ | اسکولی تحریری مقابلوں میں لڑکیوں کی شرکت کو اہمیت دی جائے۔<br>والدین لڑکیوں سے خط لکھوائیں۔ |
| پہلی، دوسری | خیالات کی تفہیم | زبانی عبارت کی معلومات یاد رکھ سکیں۔<br>زبانی گفتگو سننے کے بعد کیا ...؟ کہاں ....؟ کیسے ....؟ اور کیوں...؟ کے جواب دے سکیں۔ | خاندانی اور سماجی معاملات عورت اور مرد کی مشترکہ رائے سے ہوں۔ قومی اور تعمیری کاموں میں شرکت کرنا مرد اور عورت دونوں کا حق اور ذمہ داری ہے۔ | قومی' تاریخی اور تعمیری کاموں میں عورتوں کی شرکت کی کہانیاں بچوں کو سنائی جائیں۔ ڈرامہ اور دوسری سرگرمیوں کے ذریعہ بچوں میں یہ احساس پیدا کیا جائے کہ اہم معاملات میں مرد اور عورتوں کی رائے ضروری ہے۔ کہانیوں اور بات چیت کے ذریعہ بچوں میں سوالات کرنے کی صلاحیت ابھرنے کا موقع فراہم کیا جائے۔ | ڈرائنگ' ڈرامہ اور کھیلوں کے ذریعہ برابری کی ذمہ داری کا احساس بچوں میں پیدا کیا جائے۔<br>بچوں کو سوال پوچھنے کا موقع دیا جائے' نظمیں یاد کرائی جائیں۔ |

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| تیسری سے پانچویں | | زبانی اور تحریری عبارت کے اہم اشارات سمجھ سکیں۔ ان سے معلومات اخذ کرسکیں اور ان میں دیئے گئے حالات اور واقعات میں تعلق بتاسکیں۔<br>عبارت سننے یا پڑھنے کے بعد کیوں ...؟ چونکہ .. اگر ہاں ... تو... اگر نہیں۔ تو...' کے جواب دے سکیں۔ | امور خانہ داری کل افراد داخلہ کی ذمہ داری ہے۔<br>توہین آمیز رواجوں کے خلاف آواز اٹھاسکیں۔<br>نمائشی اخراجات کی اہمیت رد کرکے مناسب اخراجات کی اہمیت واضح کرنا۔<br>کام کے وقار کی اہمیت پیدا کرنا۔ | تحریری اور تقریری مقابلوں' ڈراموں اور مباحثوں کے ذریعہ مناسب اقدار پیدا کی جاسکتی ہیں۔<br>ایسے موضوعات پر ڈرامہ کروایا جائے جن میں عورتوں کی توہین کے خلاف آواز اٹھانے کا موقع ملے۔<br>ڈرامہ کے ذریعہ کام کی اہمیت اور وقار کو قائم کیا جاسکتا ہے۔ | ۔کہانیاں اور غیردرسی کتابیں بچوں سے پڑھوائی جائیں اور ان پر تبصرہ کرایا جائے۔<br>اسکول میں صفائی اور خوبصورتی قائم رکھنے کے لئے بچوں کو گروپ میں کام کرنے کا موقع دیا جائے۔<br>گھر اور آس پاس کی صفائی میں لڑکے اور لڑکیوں دونوں کو شریک کیا جائے۔ |

# چھٹی، ساتویں اور آٹھویں جماعت

| صلاحیت | خاص مقاصد | اہم قدریں | طریقہ کار: اندرون مدرسہ | طریقہ کار: بیرون مدرسہ |
|---|---|---|---|---|
| سننا | توجہ اور دلچسپی سے سننے کی صلاحیت پیدا ہوسکے۔<br>زبانی عبارت (گفتگو) سے معنی اخذ کرسکیں۔<br>سوال سمجھ سکیں۔ | عورت کمتر اور محکوم نہیں ہے۔<br>عورتوں کی ادبی اور شعری تخلیقات اور دیگر نمایاں کارناموں کو سراہا جائے۔<br>عورتوں میں قانونی حقوق کا شعور پیدا کیا جائے۔ | اسکول میں تحریری اور تقریری مقابلے منعقد کرائے جائیں۔<br>مباحثے، مشاعرہ، بیت بازی اور ڈرامے وغیرہ کرائے جائیں۔<br>لڑکے اور لڑکیوں سے کہانیاں اور نظمیں لکھوائی جائیں۔<br>سماجی علوم پڑھاتے وقت بچوں کو سوال جواب اور بحث کرنے کا موقع فراہم کیا جائے۔ نصاب کے علاوہ بھی ان عورتوں کا ذکر کیا جائے جنہوں نے کوئی نہ کوئی قابل قدر کام کیا ہو۔ | ریڈیو، ٹیلی ویژن وغیرہ پر ان عورتوں کے کارنامے تفصیل سے دکھائے جائیں جنہوں نے نمایاں کام انجام دیئے ہیں۔<br>ٹیلی ویژن پر ایسے پروگرام دکھائے جائیں جن کے ذریعہ عورتیں اپنے قانونی حقوق اور ان کا استعمال سیکھ سکیں۔<br>بچوں سے ایسے نکڑ ناٹک کروائے جائیں جن میں عورتوں کے حقوق اور مسائل پر روشنی ڈالی جاسکے۔ |
| بولنا | بے جھجک بولنے کی صلاحیت پیدا ہوسکے۔ | عورتوں میں برابری کا احساس پیدا ہوسکے۔ | مباحثوں میں شرکت کے لئے لڑکیوں کی ہمت افزائی کی جائے۔ | والدین کو ہدایت کی جائے کہ وہ لڑکیوں کی صلاحیتوں کی طرف خصوصی |

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| | اپنے خیالات پرزور انداز میں بیان کرسکیں۔ | عورتوں کی ادبی اور شعری تخلیقات اور دیگر نمایاں کارناموں کو سراہا جائے۔ | روزمرہ جماعت میں ہونے والی سرگرمیوں میں لڑکیوں کو سوال پوچھنے اور جواب دینے کے لئے اکسایا جائے۔<br>عورتوں کے حقوق اور مسائل سے متعلق عنوانات پر مضمون اور کہانیاں لکھوائیں جائیں۔ | توجہ دیں۔ لڑکیوں کے مسائل توجہ سے سنیں۔ لڑکیوں کو سوال کرنے، اپنے مسائل میں افرادخانہ کی رائے اور مشورہ لینے پر اکسایا جائے۔<br>لڑکیوں کی ادبی، تخلیقی صلاحیتوں کو ابھرنے کا موقع دیں۔ |
| لکھنا | اپنے خیالات اور جذبات کا اظہار تسلسل اور روانی سے تحریر کرسکیں۔<br>اپنی تحریر کو بامعنی اور بامقصد بناسکیں۔<br>صاف اور خوشخط لکھنا سیکھ لیں۔ | ادبی اور شعری تخلیقات کا شعور پیدا ہوسکے۔<br>مرد اور عورت کے درمیان تصادم اور تقابل کے بجائے تعاون اور احترام کا رشتہ قائم کرسکیں۔ | مخلوط مباحثوں میں لڑکیوں کی شرکت بڑھائی جائے۔<br>تحریری طور پر دیہاتی عورتوں کی زندگی کی مکمل، واضح اور صحیح عکاسی کا موقع دیا جائے۔<br>خیالات کو نظم اور نثر میں ظاہر کرنے کے لئے مقابلہ کرایا جائے۔ | والدین لڑکیوں سے خط وغیرہ لکھوائیں۔ گھر کا حساب کتاب لکھنے میں لڑکیوں کی مدد لی جائے۔<br>لڑکیوں کی لکھی ہوئی کہانیوں اور نظموں کو سراہا جائے اور ان کی ہمت افزائی کی جائے۔ |
| پڑھنا | خاموش مطالعہ اور بلند خوانی، روانی اور صحیح تلفظ سے کرسکیں۔ بلند خوانی کے دوران زبان کے اتار چڑھاؤ پر توجہ دے سکیں۔<br>پڑھے ہوئے مواد سے معنی اخذ | مرد اور عورت میں تصادم اور تقابل کے بجائے تعاون اور احترام کا رشتہ قائم کیا جاسکے۔ | لڑکیوں سے بلند خوانی کروائی جائے۔ پڑھائے گئے سبق کا خلاصہ بتانے کا موقع دیا جائے۔<br>ڈرامہ، افسانہ، کہانی، نظم اور غزل پڑھنے کے طریقے میں فرق واضح کیا | اچھی معیاری کتابیں اور رسالے بچوں کو پڑھنے کے لئے دی جائیں جنہیں وہ پڑھ کر دوسروں کو سنا سکیں۔ کہانی یا مضمون پڑھنے کے بعد بچوں سے اس کا متن پوچھا جائے |

| | | | |
|---|---|---|---|
| کرسکیں۔ بیان میں واقعات اور خیالات کا تسلسل قائم رکھ سکیں۔ | | جائے۔ | ایسی کتابیں مہیا کی جائیں جن میں نمایاں عورتوں کی سوانح حیات کارنامے ہوں، دیہاتی عورتوں کی زندگی کی عکاسی ہو۔ |

## نویں اور دسویں جماعت

| اہم نظریہ | طریقہ کار | |
|---|---|---|
| | اندرونِ مدرسہ | بیرونِ مدرسہ |
| 1۔ عورت کی طرف حقیقت پسندانہ رویہ۔ | مباحثوں اور تقریروں کے ذریعہ عورت کی حقیقی تصویر اجاگر کرنا، عورت کے ذریعہ کئے گئے کام اور ذمہ داریوں کی طرف مثبت رویہ اختیار کرنے کے لئے مضمون نگاری کا طریقہ اپنایا جاسکتا۔ | نمایاں اور اہم عورتوں کی سوانح حیات اور ادبی تخلیقات کا مطالعہ۔ |
| 2۔ عورت کی بحیثیت انسان، وقعت۔ | عورت ایک ماں، بہن، بیٹی اور بیوی کی شکل کے علاوہ ایک انسان بھی ہے۔<br>عورت کی بنیادی ضرورتوں کو تسلیم کرنے کے لئے افسانوں اور مضمون نگاری کا طریقہ اپنایا جاسکتا ہے۔ عورت ایک استانی، ڈاکٹر اور مزدور بھی ہے۔ اس قسم کے عنوانات پر تحریری خاکہ تیار کروائے جائیں۔ | ایسے ڈرامے اور پروگرام تیار کروائے جائیں جہاں اس بات کو واضح کیا جاسکے کہ عورت کو عزت، پیار اور آرام کی ضرورت ہے۔ |

| | | |
|---|---|---|
| 3- عورت کی قوت فیصلہ پر اعتبار کرنا۔ | ایسی عورتوں کی سوانح حیات نصاب میں شامل کی جائیں جنہوں نے زندگی کے مختلف شعبوں میں کام کرنے کا فیصلہ کیا اور امتیازی حیثیت حاصل کی۔ | پولیس، ہوائی فوج، کوہ پیمائی اور دیگر شعبوں میں کامیاب عورتوں کا ذکر، اور ان کے کاموں کو سراہا جائے۔<br>لڑکیوں کو اپنی تعلیمی اور نجی زندگی کے فیصلے کرنے کا موقع دیا جائے۔ |
| 4- عورت کے کام کرنے کی آزادی کے حق کو تسلیم کرنا۔ | جماعت کے کچھ کاموں کی مکمل ذمہ داری لڑکیوں کے سپرد کی جائے۔<br>مضامین کے چناؤ کے وقت لڑکیاں اپنی دلچسپی اور صلاحیت کو بروئے کار لاسکیں۔ | ایسی عورتوں کی سوانح حیات پڑھنے کا موقع دیا جائے جنہوں نے زندگی کے مختلف شعبوں میں کام کرنے کا فیصلہ کیا اور امتیازی حیثیت حاصل کی۔ مصنف عورتوں کے افسانے اور کہانیاں مہیا کئے جائیں۔ |
| 5- جہیز، دلہنوں کی خرید و فروخت اورعورتوں کے دیگر استحصال کے خلاف آواز اٹھانا۔ | ایسی سرگرمیاں منعقد کی جائیں جن میں لڑکے اور لڑکیاں غلط اور توہین آمیز رواجوں کے خلاف آواز اٹھاسکیں۔<br>ڈرامہ، مباحثہ اور بیانیہ کے ذریعہ عورتوں کے استحصال کی طرف توجہ مرکوز کرنا اور اس کے خلاف متحدہ ہونا۔ | ڈرامہ، نکڑ ناٹک، ریڈیو اور ٹیلی ویژن کے ذریعہ جہیز اور دلہنوں کی خرید و فروخت کے خلاف پروگرام منعقد کرائے جائیں۔<br>لڑکے اور لڑکیوں کو یہ عہد لینے کے لئے آمادہ کرنا کہ وہ جہیز نہیں لیں گے۔ لڑکے بکیں گے نہیں اور لڑکیاں جلیں گی نہیں۔ |
| 6- قومی نشوونما میں لڑکیوں کی مساوی شمولیت۔ | اسکولی سرگرمیوں، کھیل کود وغیرہ میں لڑکیوں کو شرکت کرنے کا موقع دیا جائے۔<br>ان عورتوں کے کارنامے نصاب میں شامل کئے جائیں جنہوں نے قومی نشو و نما میں امتیازی کام انجام دیئے۔ | تعلیمی، ثقافتی، سیاسی اور سماجی کاموں میں حصہ لینے والی عورتوں سے متعارف کرایا جائے۔ |

# شعبہ برائے مطالعہ خواتین

## پروجیکٹ و پروگرام ---- ایک خاکہ

آئین ہند۔ نئی تعلیمی پالیسی 1986۔ تعلیم برائے مساوات خواتین۔ آئینی مقاصد۔ صنفی مساوات

این سی ای آر ٹی پروگرام ← نئی تعلیمی پالیسی 1986 : لائحہ عمل ← حالاتی تجزیہ

### این سی ای آر ٹی پروگرام

I بیداری پیدا کرنے کی لئے پروگرام کی تشکیل: میٹریل علاقائی زبان میں ہونے چاہیں۔

II صوبوں اور مرکزی علاقوں سے خصوصی ورکرس تیار کرنا: ایس سی ای آر ٹی ر ایس آئی ای شعبہ تعلیم کے سربراہ ر محکمہ ٹیچرس ایجوکیشن اور خواتین مراکز

III نصاب اور تعلیمی پروگراموں میں سے صنفی امتیاز کا خاتمہ کرنااور اس سلسلہ میں نصاب اور طریقہ کار میں مداخلت کرتے رہنا۔ نصاب تیار کرنے والوں، نصابی کتابوں کے مصنفوں، ٹیچر ایجوکیٹر کی ایسی تربیت جس سے وہ نئی تعلیمی پالیسی کے مطابق ٹیسٹ میٹریل،معاون کتابیں، آڈیو ویزول بناسکیں اور اس بنیاد کے مطابق ہر مضمون پر ٹیچرس گائڈ لائنس تیار کرنا۔

IV اسکولوں سے متعلق پروگرام (ایک عملی اسکیم) — ٹیچرس ہینڈبک

V تعلیم و ترقی خواتین کے لئے طریقہ کار — عملی اسکیم ↕ سرٹیفکیٹ کورس — بین الاقوامی ڈپلومہ

VI این ایف ای: لڑکیوں کی ضرورتوں کی پہچان

VII لڑکیوں کی تعلیم کے لئے خواتین کو متحرک بنانا (میلا منڈلوں کا مطالعہ)

VIII اعداد و شمار : معیاری ر تعدادی

IX ای ڈبلیو ای کی نگہداست اور جانچ

X ریسرچ ترقی تربیت وسعت

XI احیاء پرستی کے خلاف بھرپور جدو جہد اقدار کی نئی تعریف

XII "امن" کے لئے متبادل تعریف (Definition)

اخباری مراسلات۔ رسائل ↑

بین التنظیم ← → ذرائع ابلاغ ← → بین الحکمہ

### نئی تعلیمی پالیسی 1986 : لائحہ عمل

#### خصوصی ترجیحات

- ای سی سی ای۔
- یو ای ای۔ مرائے ای۔
- فنی ر تیکنیکی ر پیشہ ورانہ
- موجودہ اور آئندہ تیکنیکی بنیاد پر غیرروایتی شعبے
- صنفی بنیاد پر امتیاز کا خاتمہ۔ حصول خود اختیاری

↑

#### لائحہ عمل

- دانستہ مداخلت
- نصاب میں مرکزیت
- تعلیم سے متعلق لوگوں میں احساس پیدا کرنا
- معلوماتی اداروں کے تعاون سے ماحول کو سازگار بنانا
- تعلیمی پروگرام اور نصاب سے صنفی امتیاز کو ختم کرنا
- نئے طور پر نصاب تیار کرنا
- ضمنی خدمات: بچوں کی نگہداشت، پانی، دانہ، ایندھن، اور صحت
- حصول کی میعادی نگہبانی
- خواتین انسٹرکٹرس تیار کرنا
- تعلیمی انتظام میں خواتین کی شرکت
- غیر رسمی تعلیم (14-1 سال)
- این ایل ایم (35-15 سال)
- کنڈنسڈ کورس (35-15 سال)

- میلا منڈل
- مطالعہ خواتین
- مراکز خواتین
- قوم اور خصوصی طور پر خواتین کو فعال بنانا
- ہر سطح پر شرکت کی پلاننگ، نگہداشت اور جانچ

### حالاتی تجزیہ

- تاریخی پس منظر
- آئین اور قوانین
- آبادیات
- معاشیات
- سیاسیات
- تعلیم
- خاندان
- معاشرتی مسائل
- مذہب
- عقائد

↑

اشارات اخذ کرنا ← → ڈاٹا سسٹم

#### معاون ادارے

I ایم۔ ایچ۔ آر۔ ڈی: تعلیم۔ ڈبلیو سی ڈی۔ سی ایس ڈبلیو بی۔ صحت۔ لیبر منسٹری

II صوبہ ر مرکزی علاقے: شعبہ تعلیمات۔ ایس سی ای آر ٹی۔ ایس آئی ای۔ ڈی آئی ای ٹی، ڈی ای پی۔

III دیہی تعلیمی کمیٹی

IV پنچایت

V عوام ر کمیونٹی ر معلوماتی ادارے
خود کار ادارے
میلا منڈل

VI مرکز برائے مطالعہ خواتین

VII طلباء طاقت

VIII ٹیچرس ر ٹیچر ایجوکیٹرس

IX منتظم

X بین الاقوامی ادارے